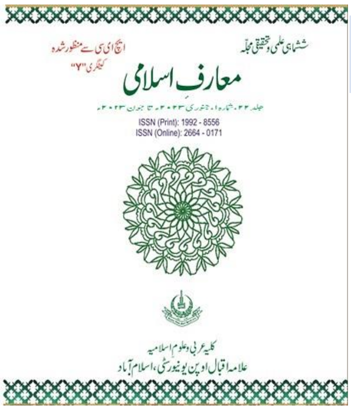

معارفِ اِسلامی Ma’ārif-e-Islāmī
eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.22 Issue: 01 (January-June 2023)
Date of Publication: 25-June 2023
HEC Category (July 2022-2023): Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	صکوک تعارف،اقسام،تاریخ،اہمیت اور معاشی ترقی میں اس کا کردار *Sukuk: Introduction, Types, History & Importance and its role in Economic Development*
Authors & Affiliations	***1. Dr. Kaleem Ullah Dawood*** *Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Pakistan.* *kaleem511@gmail.com*
Dates	***Received*** 09-01-2023 ***Accepted*** 04-06-2023 ***Published*** 25-06-2023
Citation	Dr. Kaleem Ullah Dawood, 2023. صکوک:تعارف،اقسام،تاریخ،اہمیت اور معاشی ترقی میں اس کا کردار. [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 June 2023].
Copyright Information	2023@صکوک:تعارف،اقسام،تاریخ،اہمیت اور معاشی ترقی میں اس کا کردار by Dr. Kaleem Ullah Dawood is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System	تحقیقات	ASIAN Research Index	Academic Resource Index ResearchBib	ATLA American Theological Library Association Religion Database	SIS

صکوک تعارف،اقسام،تاریخ،اہمیت اور معاشی ترقی میں اس کا کردار

Sukuk: Introduction, Types, History & Importance and its role in Economic Development

Abstract

Sukuk has become an integral part of Islamic economic system and Islamic financial institutions because of its need and importance. Sukuk is a financial instrument to raise the necessary capital at the government level for infrastructure projects, to offset losses in the financial budget, to payoff domestic and international loans, and it is the best means to invest additional capital for the Islamic banks and takaful companies. Moreover, corporations can raise capital from sukuk for construction purposes, acquiring heavy machinery, trade expenses, or raise funds for socio-economic projects.

However, what still remains a topic of research is that some scholars of modern era have made confusion about its origin and history as they considered it is as the same as was widespread in the early Islamic era of the Holy Prophet (S.A.W.S) and Khulafa e rashideen. In this article I discussed the whole matters that pertain to the origin and history of modern sukuk, its kinds, importance and its vital role in cuurent Islamic financial system. And also illustrated the differences between the modern sukuk and the one for which this word was used in the early Islamic era.

تعارف:

صکوک کی اصل حقیقت سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اصل عربی لغت میں اس کے معنٰی اور مختلف ادوار میں اس کے اطلاقات کا تذکرہ کرکے اس کی عصری تعریف ذکر کی جائے۔

صکوک کی لغوی تحقیق:

صکوک دراصل عربی زبان کے لفظ ''صک'' کی جمع ہے۔ عربی زبان میں یہ لفظ فارسی زبان کے لفظ ''چک'' سے منقول ہے۔ یہ دراصل ''خط'' کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا اور بالخصوص مالی ذمہ داری قبول کرنے کی دستاویز پر بھی اس کا اطلاق ہوتا تھا۔ اس زمانے میں بیت المال کی طرف سے جو تنخواہیں اور عطایا ملتی تھیں ان پر یہ لفظ بولا جاتا تھا، کیونکہ وہ ایک کاغذ پر لکھی ہوتی تھیں پھر بیت المال سے وصول ہوتی تھیں۔ اس تفصیل کو لسان العرب میں علامہ ابن منظور افریقی نے انہیں تفصیلات کو یوں بیان فرمایا ہے:

> والصك: الكتاب، فارسي معرب، وجمعه أصك وصكوك وصكاك؛ قال أبو منصور: والصك الذي يكتب للعهدة، معرب أصله چك، ويجمع صكاكا وصكوكا، وكانت الأرزاق تسمى صكاكا لأنها كانت تخرج مكتوبة.[١]

نیز ایک حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ وہ قیامت کے احوال سے متعلق ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب میری امت کا حساب شروع ہوگا تو

ان میں سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے اور بہت سے میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے۔ میں ان کے لئے مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنت کے پروانے دیئے جائیں گے جن کو دوزخ میں بھیجا چکا ہوگا۔ اس آخری بات کو ادا کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے:

فما أزال أشفع حتى أعطى صكاكا برجال قد بعث بهم إلى النار.[2]

اس میں نبی کریم ﷺ نے جنت کی چھٹی اور پروانے کے لئے "صکاک" کا لفظ استعمال فرمایا جو کہ "صک" کی جمع ہے۔ یہاں پر "صک" اپنے مطلق لغوی معنیٰ (یعنی خط اور عرضی) میں استعمال ہوا ہے۔

نیز مالی معاملات سے متعلق بھی اس کے استعمال کے سلسلے میں احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ:

عن أبي هريرة، أنه قال لمروان: أحللت بيع الربا، فقال مروان: ما فعلت؟ فقال أبو هريرة: «أحللت بيع الصكاك، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى» ، قال: فخطب مروان الناس، «فنهى عن بيعها».[3]

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ مروان سے کہا کہ آپ نے ربا کو حلال قرار دیا ہے۔ مروان نے ان سے پوچھا کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ آپ نے "صکاک" کی خرید وفروخت کی اجازت دی ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کی چیز کو اس وقت تک آگے بیچنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کو پوری طرح اپنے قبضے میں نہ لایا جائے۔ یہ سن کر مروان نے لوگوں میں تقریر کی اور انہیں اس کی خرید وفروخت سے منع کیا۔

اس حدیث کی تشریح میں صحیح مسلم کے مشہور شارح علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "صکاک" "صک" کی جمع ہے، اس لفظ کی جمع "صکوک" بھی آتی ہے۔ اس سے مراد رزق (تنخواہ، عطیہ وغیرہ) کی وہ پرچی ہوتی تھی جو حاکم وقت کی طرف سے مستحق کے لئے جاری ہوتی تھی، جس پر لکھا ہوتا تھا کہ اس شخص کو سرکاری بیت المال سے اتنا غلہ جاری کیا جائے۔[4]

اب بعض مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ وہ پرچی حاصل ہو جانے کے بعد اس کا حامل شخص اسے آگے کسی اور کو فروخت کر دیتا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ جب تک پرچی کا حامل شخص اس پرچی پر لکھی ہوئی مقدار کے بقدر غلہ وصول کر کے اس پر اپنا قبضہ نہ کرے اس وقت تک کے لئے اس پرچی کو آگے بیچنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس طرح کے کاروبار کو انہوں نے سودی کاروبار سے تعبیر کیا، اور دلیل میں آپ ﷺ کی حدیث مبارک پیش کی۔

عربی سے اردو کی لغات (Dictionaries) میں اس لفظ کے معنی کے سلسلے میں علامہ وحید الزمان قاسمی کیرانوی لکھتے ہیں:

الصَّکُّ: دستاویز، اقرار نامہ، بونڈ۔[5]

یہ تو عربی زبان میں اس لفظ ''صک'' کی تفصیلات تھیں جو فارسی زبان کے لفظ ''چک'' سے منقول ہو کر آیا تھا۔ خود اصل عربی زبان میں یہ لفظ درج ذیل دو معنی میں استعمال ہوتا ہے:

(الف) کسی چوڑی چیز سے تیز مارنا۔ یا کسی بھی چیز سے مارنا۔ جیسا کہ علامہ ابن منظور افریقیؒ فرماتے ہیں:

الصك: الضرب الشديد بالشيء العريض، وقيل: هو الضرب عامة بأي شيء كان[٦]

اسی معنی میں یہ لفظ قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں بھی استعمال ہوا ہے:

{ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ }[٧]

ترجمہ: اس پر ان کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں اور انہوں نے اپنا چہرہ پیٹ لیا اور کہنے لگیں: (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (بچہ جنے گی؟)[8]

یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے سے متعلق ہے کہ جب فرشتوں نے انہیں بیٹے کی خوشخبری دی اور اس خوشخبری کا انہوں نے اپنی اہلیہ کا بتایا تو انہوں نے مارے حیرت کے اپنا چہرہ پیٹ لیا۔ اس مقصد کو ادا کرنے کے لئے قرآن کریم میں لفظ ''صک'' کا استعمال ہوا ہے۔

(ب) قدیم عربی لغات میں یہ لفظ دور وازہ وغیرہ بند کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا۔[٩]

اصطلاحی تعریف:

صکوک کی جو سب سے بہترین اور مشہو ر تعریف وہ ہے جو (AAOIFI) کے اسلامی بینکاری کے لئے طے کردہ شرعی معیارات (SHARI'AH STANDARDS) میں درج ذیل لفظوں میں کی گئی ہے:

"هي وثائق متساوية القيمة تمثل حصصا شائعة في ملكية أعيان، أومنافع أوخدمات، أو في موجودات مشروع معين أونشاط استثماري خاص."[١٠]

یعنی: صکوک ایسے ہم قیمت دستاویزات کو کہا جاتا ہے جو دستاویزات اشیاء، منفعت، سروسز، کسی متعین منصوبے، یا سرمایہ کاری کی کسی خاص سرگرمی کے غیر منقسم حصوں کی ملکیت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ذیل میں اس تعریف میں مذکور الفاظ کی وضاحت درج کی جارہی ہے:

وثائق متساية القيمة: یعنی ایسی مالی دستاویزات جن کی تمام اکائیوں کی قیمت مساوی ہو، مثلاً اگر کسی شخص نے ایک ہزار صکوک جاری کئے ہوں تو ان ایک ہزار صکوک میں سے ہر ایک صک کی قیمت دوسرے صک کی قیمت کے برابر ہوگی۔ ایک ہی چیز سے متعلقہ صکوک کی قیمتوں میں باہمی طور پر کوئی تفاوت اور فرق نہیں پایا جاتا ہے۔

تمثل حصصا شائعة: وہ صکوک پھیلے ہوئے غیر منقسم حصوں کی نمائندگی کرتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان صکوک سے اس بات کا پتہ تو چلتا ہے کہ اس سے متعلقہ اثاثے وغیرہ میں حامل صکوک کی ملکیت ہے، اس ملکیت کی مقدار بھی متعین ہوتی ہے لیکن اس ملکیت کا محل متعین نہیں ہوتا ہے، کہ اس اثاثے کی کونسی جگہ میں اس کی ملکیت ہے۔ مثلاً ایک گھر میں چار آدمی برابر کے شریک ہے، ہر شخص اس مکان کے چوتھائی حصے کا مالک ہے۔ لیکن اس طور پر کہ ان چاروں کی ملکیت متعین نہیں ہے کہ اس مکان کے کونسے حصے کا ان میں سے کون سا شخص مالک

ہے۔اس کو ملکیت شائعہ کہتے ہیں۔اس کے مقابل میں ''ملکیت مفرزہ'' آتی ہے۔یعنی جس ملکیت میں ہر ایک کا حصہ متعین اور معلوم ہو۔مثلاً اسی مثال میں جب ہر شخص کا حصہ معلوم و متعین ہو جائے گا کہ مکان کا اگلا حصہ اس شخص کی ملکیت ہے، پچھلا حصہ دوسرے کی، دایاں حصہ تیسرے کی اور بایاں حصہ چوتھے کی ملکیت ہے تو پھر وہ ملکیت مفرزہ ہو جائیگی۔

في ملكية أعيان: وہ ملکیت اشیاء کی ملکیت میں ہو، جیسے مکان، مشینری، زمین وغیرہ۔لہذا جب صکوک جاری کئے گئے تو ان صکوک سے مذکورہ اشیاء میں ملکیت حاصل ہو جائیگی۔

أومنـــافع: یا اشیاء کی ذات پر ملکیت حاصل نہ ہوتی ہو، بلکہ ان اشیاء سے حاصل ہونے والی منفعت پر ملکیت حاصل ہوتی ہو۔جیسے مکان میں رہائش، زمین میں زراعت وغیرہ، مشینری چلانے کی منفعت وغیرہ۔

خــدمات: سروسز، یعنی انسانوں سے متعلقہ جو خدمات ہوتی ہیں۔جیسے کسی یونیورسٹی میں تعلیمی خدمات، مشاورت (Advisory) یا نگرانی (supervisory) کی خدمات وغیرہ۔

موجودات مشروع معين أونشاط استثماري خاص: یعنی کسی متعین منصوبے کے موجودہ اثاثہ جات یا کسی خاص کاروباری سرگرمی میں حصے کی نمائندگی کرے۔مثلاً موٹروے یا کوئی بڑا پل بنوانا ہے اور اس کے لئے صکوک جاری کئے گئے تو وہ صکوک اس بڑے منصوبے سے متعلقہ اثاثہ جات میں صکوک ہولڈر کے حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

صکوک کا عام اور سادہ تصور یہ ہے کہ کسی اثاثہ کا مالک، اپنے اثاثہ کو مختلف اکائیوں (Units) میں تقسیم کرکے، ہر حصے (کی ملکیت یا اس سے حاصل ہونے والی منفعت) کی نمائندگی کے لئے ایک رسید جاری کرتا ہے، جو رسیدیں مارکیٹ میں قابل خرید وفروخت ہوتی ہیں۔لوگ ان دستاویزات کو خریدنے کے ذریعہ اس اثاثہ (کی اصل یا اسکی منفعت) کے مالک بن جاتے ہیں جس اثاثہ کی بنیاد پر صکوک جاری ہوئے ہیں۔دوسری طرف صکوک جاری کرنے والا ادارہ ایک الگ معاملہ کے ذریعہ سے وہی اثاثہ (یا اسکی منفعت) واپس صکوک ہولڈرز سے کسی متعین رقم کے عوض لے لیتا ہے، جو رقم صکوک ہولڈر کو مستقل ملتی رہتی ہے، تاآنکہ اس معاملے کے لئے باہمی رضامندی سے طے کی ہوئی مدت پوری نہیں ہوتی۔

ماضی بعید اور عصر حاضر میں اس لفظ کے اصطلاحی مفہوم میں فرق:

جیسا کہ ماقبل میں ''صکوک'' کے لغوی معنٰی کی وضاحت کرتے ہوئے ہم نے ذکر کیا تھا کہ عہد رسالت ﷺ وعہد صحابہؓ اور اس کے مابعد کے ادوار میں بھی یہ اصطلاح رائج تھی۔البتہ اس زمانے کے مطابق اس لفظ کا مفہوم یہ تھا کہ وہ دستاویز جو مالی ذمہ داری کو ظاہر کرے۔بالخصوص حکومت کی طرف سے جو تنخواہ یا وظیفہ ملا کرتا تھا، وہ جس کاغذ پر لکھا ہوتا تھا اس کاغذ کو صک (صکوک یا صکاک جمع) کہا جاتا تھا۔جبکہ ابھی جو ہم نے صکوک کی تعریف نقل کرکے اس کی وضاحت ذکر کی تو یہ بھی اگرچہ مالی ذمہ داری کو ظاہر کرتی ہے لیکن اس کا بنیادی تعلق تصکیک یا توریق (securitization) سے ہے، یعنی اس کے جاری کرنے والوں کو نقدی کی ضرورت ہوتی ہے، تو وہ اپنے پاس موجودہ اثاثوں کو متناسب حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کی نمائندگی کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

سابقہ زمانے اور عصر حاضر میں اس اصطلاح کے مابین فرق کے حوالے سے ڈاکٹر محمد ایوب لکھتے ہیں:

"قرون وسطیٰ کے مسلم معاشرے میں صکوک (لفظ "صک" کی جمع) کا استعمال ایسے "پیپرز" کے طور پر ہوتا تھا جو خرید و فروخت اور دیگر کاروباری سرگرمیوں کے نتیجے میں مالیاتی ذمہ داریوں کا ظاہر کرتے تھے۔ تاہم جدید اسلامی مالیات میں صکوک کا ڈھانچہ مختلف ہے اور یہ سیکیوریٹائزیشن کے روایتی تصور سے زیادہ قریب ہے جس میں اثاثوں کی ملکیت ان کی نمائندگی کرنے والے پیپرز کے ذریعے متعدد سرمایہ کاروں کو منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ پیپرز عام طور پر سرٹیفیکیٹ، صکوک یا کوئی اور وثیقہ جات ہوتے ہیں جو متعلقہ اثاثوں کی متناسب مالیت کو ظاہر کرتے ہیں۔[11]

عالمی سطح پر صکوک کی تاریخ پر ایک نظر

ا۔ قدیم اسلامی عہد میں صکوک کا تصور:

جیسا کہ ما قبل میں عربی زبان میں صکوک کے لغوی معنی بیان کرنے کے سلسلے میں ہم نے عرض کیا تھا کہ مالی معاملات کے سیاق میں ہمیں اس لفظ کا استعمال پہلی صدی ہجری میں اموی خلیفہ مروان بن الحکم کے زمانے میں ملتا ہے، کہ اس زمانے میں تنخواہ اور عطایا کے لئے حکومت ایک ٹوکن جاری کرتی تھی، وہ ٹوکن دکھا کر بیت المال سے اپنا مقررہ وظیفہ لیا جاتا تھا، اس ٹوکن پر "صک" کا لفظ بولا جاتا تھا جس کی جمع "صکوک" اور "صکاک" استعمال ہوتی تھی۔[12]

اس کے علاوہ بعض حضرات نے خلافت عثمانیہ (1923–1299) کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ انہوں نے سن ۱۷۷۵ء میں سرکاری قرضوں کی فائنانسنگ کے لئے موجودہ صکوک کے مشابہ مالیاتی تمسکات جاری کئے تھے، جن کو "اسہام" کہا جاتا تھا۔ ان میں صکوک کی بنیاد بننے والے اثاثہ جات (underlying assets) سے ریونیو کا حق ان تمسکات کے حاملین کو حاصل ہوتا تھا۔[13]

۲۔ دور جدید میں صکوک کا تصور اور تاریخی پس منظر:

بیسویں صدی کی آخری دہائیاں اسلامی بینکاری اور اسلامی مالیاتی نظام کی دوسری مصنوعات کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہی دہائیوں میں اسلامی بینکاری اور شریعت کے مطابق مالی تمسکات (Bonds) کے اجراء کا عمل کافی تیزی کے ساتھ فروغ پانے لگا۔

سودی بانڈز کے متبادل کے طور پر اسلامی مالیاتی تمسکات کے اجراء کے لئے کوششیں پچھلی صدی کی ستر کی دہائی میں شروع ہو چکی تھیں۔ اس کے لئے بطورِ مثال ان کوششوں کو پیش کیا جا سکتا ہے جو اسلامی بینک اردن نے ۱۹۷۸ء میں اسلامی بانڈز کے اجراء کی صورت میں کی تھیں۔ جن کو حکومتی سطح پر بہت سراہا گیا اور انہیں ریگولرائز کرنے کے لئے اردنی پارلیمینٹ نے ۱۹۸۱ء میں "قانون سندات المقارضۃ" (Muqaradha Bond Act) متعارف کروایا۔[14]

اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے بھی اسی (۸۰) کی دہائی میں اسی نوعیت کے درج ذیل سرٹیفیکٹس جاری کئے تھے:

الف۔ سن 1980 میں P.T.C(Participation Term Certificate) شرکت کے میعادی سرٹیفیکٹس یعنی جاری کئے، اس کے طریقہ کار کا خلاصہ یہ تھا کہ جس کاروباری ادارے کو بینک یا عوام سے تجارتی مقاصد کے لئے سرمایہ لینے کی ضرورت ہو وہ ایک معینہ مدت کے لئے ایک تجارتی پروگرام وضع کر کے بینک یا عوام کو اس میں شرکت کرنے کی دعوت دے گا۔ اگر بینک یا عوام اس کے پروگرام سے مطمئن ہو کر اس کو سرمایہ فراہم کریں گے، جبکہ کاروباری کمپنی س سرمایے کے دستاویزی ثبوت کے لئے ایسے سرٹیفیکیٹ جاری کریں گے۔

ب۔ میعادی سرمایہ کاری سرٹیفیکٹس T.F.C(Term Finance Certificate)

ج۔ مضاربہ سرٹیفیکٹس(Mudharaba Certificate)[١٥]

اس کے بعد مسلم ممالک کی اتحادی تنظیم او۔آئی۔سی کے ذیلی ادارے اسلامی فقہ اکیڈمی (IFA-OIC) نے اس مسئلے سے متعلق (سندات المقارضۃ) کے عنوان سے سن 1986 اور 1988 میں تحقیق کروا کر ایک قرارداد جاری کی۔

نیز ملائیشیا کی حکومت بھی سودی بانڈز کے اسلامی متبادل کی تلاش میں تھی، جس کے نتیجے میں حکومتی سرمایہ کاری کے سرٹیفکٹس جاری کئے گئے جنہیں "Government Investment Issues" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی دوران ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی کوششیں شروع ہوچکی تھیں، لیکن شاید یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلامی سرمادی منڈی(Islamic Capital Market) میں صکوک کی پہلی آمد ۱۹۹۰ میں ملائیشیا کے ذریعہ ہوئی کہ اس میں Shell MDS Sdn Bhd نامی کمپنی نے معاصر دنیا کے اولین صکوک جاری کئے۔[١٦] راقم کی تتبع کے مطابق صکوک کی تاریخ سے بحث کرنے والے تقریباً تمام اہل علم نے ان صکوک کو معاصر دنیا میں سب سے پہلے جاری ہونے والے صکوک قرار دیا ہے۔

صکوک کی تاریخ کے اس مرحلے میں اکثر خلیجی ممالک صکوک کے اجراء کے بارے میں تردد میں تھے، جس کی بنیادی وجہ صکوک سے متعلق چند مسائل میں فقہی مکاتب فکر کے مابین اختلاف کو قرار دیا جاسکتا ہے، ان مسائل میں نمایاں مسئلہ "بیع الدین" اور "بیع العینہ" کا مسئلہ تھا، چونکہ ملائیشیا میں شافعی مسلک فقہ کا رواج ہے جس میں ان دونوں مسائل کی کسی حد تک مشروط گنجائش موجود تھی اس لئے ملائیشیا نے اس کے مطابق صکوک جاری کر دیئے تھے جبکہ خلیجی ممالک میں اکثریت دوسرے فقہی مسالک کے پیروکار تھے اس کے لئے وہاں پر ان مسائل کی وجہ سے پچھلی صدی کے نوے کی دہائی میں کوئی صکوک جاری نہیں کئے جاسکے البتہ اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ خلیجی ممالک میں صکوک کا باقاعدہ آغاز ہوا، اس سلسلے کی ابتدائی کڑی ۲۵ ملین ڈالر کے وہ قلیل المدتی "سلم صکوک" تھے جو بحرین مانیٹری ایجنسی(MBA) نے جون سن ۲۰۰۱ میں جاری کئے تھے۔[١٧]

اس کے متصل بعد ہی ملائیشیا نے ۱۵۰ ملین ڈالر کے "اجارہ صکوک" کئے تھے۔ جبکہ اسی سال کے آخر میں بحرین کے مرکزی بینک نے سب سے پہلے Sovereign Sukuk جاری کئے تھے، یہ اقدام بلاشبہ صکوک کے اجراء کے سلسلے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے عالمی سطح پر صکوک کے اجراء کی راہ ہموار ہوگئی۔ لیکن اس میں چونکہ بعض ایسی خامیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ عالمی سطح پر بانڈز کے معیارات پر پورا نہیں

اتر سکے تھے اس لئے ان خامیوں کو دور کر کے سن ۲۰۰۲ میں ملائشیا کی حکومت نے Sovereign Sukuk جاری کئے اور ساتھ ساتھ انہوں عالمی سطح پر وہ صکوک کے لئے بنچ مارک بھی قائم کی جس کی وجہ سے ان صکوک کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔[۱۸]

چونکہ صکوک کی طرف زیادہ رجحان ہونے لگا تھا اس لئے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے معاییر تیار کرنے والے ادارے AAOIFI نے سن 2003 میں اس موضوع پر شرعی معیار (Sharia Standard) تیار کیا جس کا عنوان "صکوک الاستثمار" رکھا گیا تھا۔ یہ معیار سن ۲۰۰۴ میں باقاعدہ طور پر جاری ہو کر نافذ العمل ہو گیا تھا۔[۱۹]

ستمبر 2003 میں اسلامی ترقیات بینک جدہ نے 400 ملین ڈالر کے سالیڈیریٹی صکوک ٹرسٹ صکوک جاری کئے جس کے بعد صکوک کے اجراء کا عمل بہت تیز ہو گیا اور 2006 تک بحرین، ملائیشیا، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، برطانیہ، جرمنی، پاکستان، فلپائن میں حکومتی اور مشترکہ سرمایے کے اداروں نے چالیس سے زیادہ صکوک جاری کئے۔ ان میں PCFC کے ۳ء۵ ارب ڈالر کے صکوک جو دبئی کی DP World کی طرف سے برطانوی کمپنی P&O کو خریدنے کے لئے جاری کئے گئے، اس کے علاوہ اسی ڈی پی ورلڈ کے تعمیراتی شعبے کی کمپنی نخیل کی طرف سے جاری کئے گئے ۳ء۵۲ ارب ڈالر کے صکوک اور حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کئے گئے ۶۰۰ ملین ڈالر کے صکوک قابل ذکر ہیں۔[۲۰]

۲۰۰۷ میں ٹوٹل جاری شدہ صکوک کی قیمت ۴۷ بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ 2008 میں عالمی مالی بحران کی وجہ سے صکوک مارکیٹ بھی متاثر ہوئی۔ جس کی وجہ سے اس سال جاری شدہ صکوک کی قیمت گھٹ کر 16.22 بلین امریکی ڈالر تک آگئی تھی۔ 2009 سے صکوک مارکیٹ ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی اور اس سال 31.93 بلین امریکی ڈالر، جبکہ 2010 میں ۴۷ء۷۷ بلین امریکی ڈالر کے صکوک جاری کئے گئے تھے۔[۲۱]

2011 اور 2012 میں ایک بار پھر صکوک بازار میں تیزی وجود میں آئی۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۲۰۱۱ میں ٹوٹل گلوبل جاری شدہ صکوک ۸۴ء۴ بلین ڈالر، جبکہ ۲۰۱۲ میں اس سے ۵۴ فیصد اضافے کے ساتھ ۱۳۸ بلین ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ 2013 میں مانیٹری پالیسی میں سختی کی بناء پر صکوک مارکیٹ میں 8.9 فیصد کمی ریکارڈ ہو کر گلوبل پرائمری صکوک مارکیٹ میں صکوک کی خرید 119.7 بلین ڈالر تک ہو گئی تھی۔ 2014 کی ابتدائی ششماہی میں حسب توقع دنیا بھر میں صکوک کا اجراء بہت زیادہ ہونے لگا، جس کی کل مالیت ۶۶ء۲ بلین ڈالر ریکارڈ کی گئی تھی۔[۲۲] جون ۲۰۱۴ تک پاکستان میں ۴۳ء۶۳۷ مالیت کے کل 78 صکوک جاری ہوئے تھے۔[۲۳] اس سال کے اختتام تک پوری دنیا میں کل جاری شدہ صکوک کا کل حجم ۱۱۸ء۸ بلین ڈالر تک پہنچ گیا تھا۔ جبکہ سن ۲۰۱۵ میں 66.1 بلین ڈالر کے صکوک جاری ہوئے تھے۔[۲۴] جبکہ ۲۰۱۶ میں کل 87.9 بلین امریکی ڈالر کے صکوک جاری ہوئے۔

سن ۲۰۱۷ میں صکوک مارکیٹ کافی تیز اور سرگرم رہی۔ اس سال کی پہلی ششماہی میں ۵۳ء۶ بلین ڈالر کے صکوک رجسٹرڈ ہوئے۔[۲۵] جبکہ اس سال کے آخر تک صکوک کا کل اجراء پچھلے سال سے ۳۲ فیصد اضافے کے ساتھ

116.7 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ حکومت پاکستان نے بھی اس سال ایک ہزار ملین ڈالر کی مالیت کے اجارہ صکوک جاری کئے۔ اس کے علاوہ سعودی حکومت نے بھی سترہ بلین سعودی ریال (۴ء۵۳ بلین امریکی ڈالر) کے صکوک جاری کئے۔ مزید برآں ترکی نے میں بھی حکومت نے ۱۲ اکتوبر کو سونے سے متعلقہ لیز سرٹیفیکیٹ (Sale of gold-denominated lease certificates) جاری کئے۔ افریقی ممالک میں غامبیا نے متعدد قلیل المیعادی صکوک جاری کئے جبکہ نیجیریا نے اپنے قرضوں کی ادائیگی کے لئے 277.0 ملین ڈالر کے صکوک جاری کئے۔ صکوک مارکیٹ میں ایک اور اہم پیشرفت اس سال یہ ہوئی کہ ملائیشیا میں Tadau Energy Sdn Bhd نے جولائی 2017 میں 250 ملین ملائیشین رینگٹ (تقریبا 59 ملین ڈالر) کے گرین صکوک جاری کئے۔ اس کے بعد ملائیشیا ہی کی ایک دوسری کمپنی Quantum Solar Park نے ایک بلین ملائیشین رینگٹ (تقریبا ۲۳۶ ملین امریکی ڈالر) کے گرین صکوک جاری کئے۔ گرین صکوک کے بارے میں توقع ہے کہ وہ مستقبل قریب میں بہترین کردار ادا کرے گا اور دائمی اور ماحول دوست معیشت کے بنانے میں قانون سازاداروں، حکومتوں اور پرائیوٹ سیکٹرز کے لئے بہت معاون ومددگار ثابت ہوں گے۔[26]

اسی سال پاکستان کے انٹرنیشنل اجارہ صکوک کے اجراء کے بعد دسمبر ۲۰۱۷ کے اختتام تک پاکستان کے صکوک کے اعداد وشمار کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ سن 2001 سے سن 2017 کے آخر تک پاکستان میں (15,930) کل 83 صکوک جاری ہوئے تھے جن کی مالیت ملین ڈالر کے ہوئے تھے۔[۲۷]

اس کے علاوہ صکوک کی سالانہ ترقی اور اس میں اضافہ کی معلومات کے لئے ذیل میں ایک چارٹ کے ذریعے 2001 سے 2017 تک ٹوٹل صکوک کی مالیت کا نقشہ پیش کیا جارہا ہے:[۲۸]

Chart 1A: Total Global *Sukuk* Issuances (Jan 2001 - Dec 2017)
All Tenors, All Currencies, In USD Millions

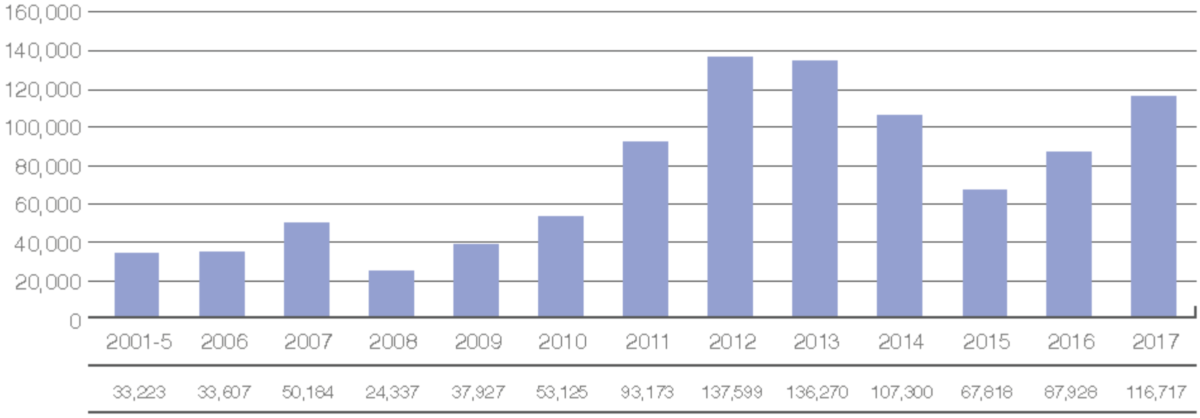

Source: IIFM Sukuk Database — **Total Global *Sukuk* Issuances USD 979,209 Millions**

ضروریات کی تکمیل کے لئے ماہرین فقہ اسلامی اور جدید معاشی ماہرین نے صکوک کا تصور پیش کیا۔ اس وجہ سے جب ہم ابتدائی جاری شدہ صکوک دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں طے شدہ آمدنی والے مالی تمسکات (-fixed

(income securities) کی خصوصیات نظر آتی ہیں، کہ مدت کے اختتام پر سرمایہ کاروں کو ریگولر منافع دیا جائے، جبکہ واپس کرنے کی صورت میں ان کا راس المال (Capital) واپس کیا جائے۔ صکوک کا اجراء اس طرح بھی ہوتا ہے کہ اس میں منافع کی تخلیق کے بجائے اسے کسی مخصوص منصوبے سے حاصل شدہ آمدنی سے متعلق کیا جائے۔ روایتی مالیاتی تمسکات (conventional securities) کی طرح صکوک بھی مختلف طبقات، کرنسی اور مختلف مدتوں کے لئے ہو سکتے ہیں، اور ان کی بھی ریٹنگ اور لسٹنگ ہو سکتی ہے، ثانوی مارکیٹ میں اس کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔ صکوک کی ساخت سے لیکر اس کی اجراء اور خرید و فروخت کے تمام مراحل میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ پوری طرح شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو، اور اس میں کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو۔[۲۹]

مزید وضاحت کے لئے صکوک کی ضرورت اور اہمیت کو ذیل میں ہم نکات کی صورت میں درج کرتے ہیں:

۱۔ حکومتی یا نجی سطح کے بڑے اور عظیم نوعیت کے منصوبے (Mega projects) جن کے لئے کوئی ایک شخص یا ایک ادارہ سرمایہ فراہم نہیں کر سکتا ہے، جیسے بڑی سڑکیں، پل، ایئرپورٹس، بندرگاہ وغیرہ۔ ان منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لئے صکوک سب سے بہترین ذریعہ ہیں۔ کہ ان منصوبوں کے صکوک بڑی تعداد میں سرمایہ کاروں کی اس میں شمولیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۲۔ وہ سرمایہ کار جو چاہتے ہیں کہ اپنا فاضل سرمایہ کسی منافع بخش منصوبے میں اس طرح لگائیں کہ وہ جب چاہیں تو اپنا سرمایہ واپس لے سکیں، ان کے لئے صکوک بہترین راستہ ہے۔ کیونکہ صکوک کی عام طور پر ثانوی مارکیٹ ہوتی ہے جہاں ان کی لین دین ہوتی ہے۔ لہذا اگر بڑی مقدار میں بھی سرمایہ لگائیں تو جب ضرورت ہوگی ثانوی مارکیٹ میں ان صکوک کو واپس بیچ کر اپنی اصل رقم بمعہ منافع (اگر صکوک سے متعلقہ منصوبے کے تحت وہ منافع کا حقدار ہو گیا ہو) وصول کر سکیں گے۔[۳۰]

۳۔ اسلامی بینکاری عالمی سطح پر روز افزوں ترقی کر رہی ہے، عوامی سطح پر بھی اس کی طرف رجحان کافی زیادہ ہو چکا ہے۔ اسلامی بینکاری کے لئے بالخصوص پاکستان میں شاید سب سے بڑا مسئلہ انتظام سیالیت (Liquidity Management) کا ہے کہ جب ان کے پاس فاضل سرمایہ ہو وہ اسے کسی منافع بخش اسکیم میں لگا سکیں اور جب انہیں سرمایہ کی ضرورت ہوگی وہ واپس سرمایہ حاصل کر سکیں۔۔ لہذا ان کے لئے بڑے پیمانے پر اپنا فاضل سرمایہ منافع بخش مواقع میں لگانے کا صکوک سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ سرمایہ کی منڈی (Capital Market) میں عام طور پر دو چیزیں ہوتی ہیں:

(الف) ایکویٹی مارکیٹ (the equity market) جس میں عام طور پر کمپنیوں کے حصص (Shares) کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(ب) ڈیبٹ مارکیٹ (the debt market)، جس میں بانڈز اور دیگر تمسکات (debentures) کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

سودی کی بنیاد پر کام کرنے والے مالیاتی اداروں کے لئے بانڈز وغیرہ کی صورت میں بہت مواقع ہیں، جبکہ اسلامی بینکوں سمیت دیگر اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے Debt Market میں قرضہ فراہم کرنے کا میدان عام طور پر صکوک ہی ہیں۔ لہذا صکوک وہ بہترین مالیاتی دستاویز ہیں جس میں اسلامی بینک اپنا فاضل سرمایہ لگا کر اس کو منافع بخش بنا سکتے ہیں۔[۳۱]

نیز جیسا کہ معلوم ہے کہ تقریبا ہر ملک کے مرکزی بینک کی طرف سے ملک میں موجود تمام بینکوں کے ذمہ یہ لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایے کا ایک مخصوص حصہ احتیاطی (Reserve) کے طور پر مرکزی بینک کے پاس رکھوائے۔ قانونی مجبوری کی وجہ سے اسلامی بینکوں کو بھی اپنے سرمایے میں سے مخصوص حصہ مزکزی بینک کے پاس رکھوانا پڑتا ہے۔ سودی بینکوں کو تو اپنے اس سرمایے پر مرکزی بینک کی طرف سے سود ادا کیا جاتا ہے جبکہ اسلامی بینکوں کا یہ کثیر سرمایہ کسی منافع کے بینکوں کے پاس پڑا رہتا تھا۔ اب صکوک کی صورت میں ایک ایسیہ غیر سودی پروڈکٹ آئی ہے جس میں اسٹیٹ بینک اسلامی بینکوں کا سرمایہ لگاتا ہے اور اس کی بنیاد پر انہیں حلال منافع دیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی بینکوں کے لئے ایک بہت اہم پیش رفت ہے جس سے ان کی مجموعی کارکردگی پر بہت مثبت اثرات پڑھنے کی امید ہے۔[۳۲]

۴۔ صکوک سرمایہ کی مبنی بر انصاف تقسیم کا بھی ایک اہم وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ کیونکہ صکوک سے متعلقہ منصوبے سے جو منافع حاصل ہوگا وہ تمام صکوک ہولڈرز میں اپنے صکوک کی بقدر برابری کی بنیاد پر تقسیم ہوگا۔ لہذا اس کی وجہ سے معاشرے میں زر کی پھیلاؤ میں وسعت ہوگی اور یہ صرف گنے چنے سرمایہ کاروں تک محدود نہیں رہے گا۔[۳۳]

۵۔ سیکیورٹائزیشن صکوک جاری کرنے والے (Originator) کے لئے بھی مفید ہے۔ اس سے منصوبہ جات کے لئے رقوم کی منظوری کے عمل کو شفاف رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ رقوم کا حصول اور پورے پراسیس کو کنٹرول کرنے کا عمل بہتر ہو جاتا ہے۔ عوام الناس کو منصوبے کے بارے میں فراہم کی گئی اطلاعات کی بنیاد پر صکوک پر ان کے اعتماد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مختلف انداز کے نت نئے صکوک جاری کرنے سے سرمایہ کی منڈی (Capital Market) کو فروغ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی بنیاد پر عالمی سطح پر سرمایہ کا حصول بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ نیز کاروباری خطرات کی تقسیم (Risk Sharing) بھی بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے۔[۳۴]

معاشی ترقی میں صکوک کے کردار پر ایک نظر

صکوک کی اہمیت کے بارے میں ماقبل میں ذکر کردہ چند نکات سے معاشی ترقی پر اس کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ ذیل میں چند مزید نکات درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ صکوک چونکہ بڑے منصوبوں کے لئے خطیر رقم کی جمع کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس کی وجہ سے سرمایہ کاری کے وسیع مواقع وجود میں آتے ہیں جن کی بناء پر ملک کی مجموعی پیداواری صلاحیت (G.P.D) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز چونکہ صکوک کے اندر ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے یہ سرمایہ کاروں اور سرمایہ کے مالکان کے درمیان مالی وساطت (Financial Mediation) کا اس طرح ذریعہ بنتے ہیں کہ اس میں محض مصنوعی

طور پر تخلیق زر کا عمل نہیں ہوتا ہے بلکہ حقیقی اثاثے اور حقیقی منصوبے ہوتے ہیں اس لئے اس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والا سرمایہ حقیقی منصوبوں میں ہی خرچ ہو جاتا ہے جس سے ایک طرف حقیقی ضروریات بھی پوری ہو جاتی ہیں تو دوسری طرف معیشت کو مجموعی طور پر کافی فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔

۲۔ صکوک کے ذریعہ حکومتی بجٹ میں درپیش خسارہ پورا کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے سے عوام کو بڑے بڑے منصوبوں میں شامل کر کے ان منصوبوں کے لئے درکار رقم کی فراہمی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ نیز صکوک کے ذریعے سے حکومت اندرونی اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی کا انتظام بھی کر سکتی ہے۔ کیونکہ حکومت ایسا کر سکتی ہے کہ حکومت عوام کو تعلیم، صحت اور حمل و نقل کی صورت میں جو عمومی خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہیں، حکومت اپنے قرضوں کی ذمہ داری ان خدمات کی ملکیت کی طرف منتقل کر دیں۔[۳۵] جیسے ائیر پورٹس، موٹروے وغیرہ کی خدمات کی ملکیت کے صکوک جاری کر کے ان صکوک سے حاصل ہونے والی رقم سے قرضہ ادا کیا جائے، اور ائیر پورٹس، موٹروے وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی صکوک ہولڈرز کو منافع کی صورت میں دیا جائے۔

نیز ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حکومتی سطح پر جس چیز کی پیداوار ہوتی ہے حکومت اس کے لئے استصناع کے صکوک جاری کر کے صکوک کی رقم سے اپنے قرضے ادا کرے، جبکہ صکوک ہولڈرز کو تیار پیداوار دی جائے جس کو وہ مارکیٹ میں فروخت کر کے اپنا نفع کما سکے۔ جیسا کہ حکومت اسٹیل تیار کرتی ہے یا بجلی بناتی ہے۔ تو ان پیداواری اشیاء کے لئے استصناع کے صکوک جاری کر کے حکومت کو پیشگی رقم حاصل ہو جائیگی، جبکہ اسٹیل تیار ہو جانے اور بجلی بن جانے کے بعد صکوک ہولڈر کی نمائندہ کمپنی کو حوالہ کی جائے وہ انہیں فروخت کر کے منافع صکوک ہولڈر میں تقسیم کرے۔ (جیسا کہ اس کی مزید وضاحت اور طریقہ کار اسی باب میں آگے تفصیل سے ذکر کیا جائے گا)

4۔ معاشی ترقی میں صکوک کے کردار کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ سے بیروزگاری میں کمی آجاتی ہے، کیونکہ جب فاضل سرمایہ کاروباری سرگرمیوں میں استعمال ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے نت نئے منصوبے وجود میں آجاتے ہیں، جس بناء پر روزگار کے زیادہ مواقع میسر آنے لگتے ہیں، اور معاشرے کے متعدد عناصر اس سے وابستہ ہو کر روزگار پاتے ہیں۔[۳۶]

۵۔ اس کے علاوہ سرماوی منڈی (Capital Market) میں جہاں ایک طرف صکوک کی وجہ سے ترقی اور تیزی تشکیل پاتی ہے، وہیں دوسری طرف صکوک نے چند اسلامی ممالک کی سرماوی منڈیوں کو درپیش مشکلات کے حل میں بڑا کردار ادا کیا۔ ان مشکلات میں سے قابل الذکر یہ ہیں: سرمایہ کاری کے لئے بروقت تیار اور مہیا مواقع کی کمی، روایتی مالیاتی تمسکات (Conventional Financial Instruments) کے ذریعہ معاشی ترقی کے لئے سرمایہ کاری مہیا کرنے میں ناکامی، ملکی اداروں پر سرمایہ کاری کے سلسلے میں ضروری اعتماد سازی، بیرونی سرمایے کی نقل و حرکت، اور بیرونی مارکیٹوں پر کشادگی کا خوف وغیرہ شامل ہیں۔[۳۷]

صکوک کی اقسام:

تمہید:

مختلف اعتبار سے صکوک کی مختلف تقسیمات، اور ہر تقسیم کے تحت متعدد اقسام ہیں۔ ذیل میں ہم صکوک کی اقسام کو درج ذیل تقسیمات (Categories) میں تقسیم کر سکتے ہیں:

۱۔ شرعی عقود پر مبنی تقسیم۔

۲۔ واقعی صورتحال پر مبنی تقسیم۔

۳۔ صکوک جاری کرنے والے (originator) کے اعتبار سے تقسیم

۴۔ پشتی اثاثے (underlying assets) کے حساب سے تقسیم

۵۔ منافع کے اعتبار سے تقسیم۔

ذیل میں ہم ان مختلف تقسیمات اور ان کے تحت آنے والی اقسام کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ صکوک کے شرعی عقود پر مبنی تقسیم:

جیسا کہ ماقبل میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ صکوک کسی نہ کسی شرعی عقد (contract) کے جاری ہوتے ہیں عنوان بالا سے ہماری مراد یہ ہے کہ جس شرعی عقد کی بناء پر صکوک جاری ہوئے ہیں ان شرعی عقود کے اعتبار سے صکوک کے جتنی قسمیں بنتی ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے۔ اس اعتبار سے اگر ہم جائزہ لیں تو بنیادی طور پر درج ذیل چار مختلف طرح کے بنیادی شرعی معاملات ہیں جن کی بنیاد پر صکوک جاری ہوتے ہیں:

1۔ خرید و فروخت کے معاملات (Sale Contracts) (مرابحہ، سلم، استصناع)

2۔ شرکت پر مبنی معاملات (Partnership) (شرکت، مضاربت، وکالت بالاستثمار)

3۔ اجارہ پر مبنی معاملات (Lease Contracts) (اجارۃ الاعیان، اجارۃ الاشخاص، اجارۃ الخدمات)

4۔ زراعت سے متعلق معاملات کے صکوک (Agricultural Sukuk) (مساقاۃ، مزارعت، مغارست)

۴۔ پشتی اثاثے (underlying assets) کے حساب سے تقسیم:

یعنی صکوک کے پشت پر جو اثاثہ ہوتا ہے جسکی بنیاد پر صکوک جاری ہوئے ہوں، اس اعتبار سے صکوک کی کل چار قسمیں ہیں:

الف:۔Assets Backed Sukuk: اس کو عربی میں ''الصكوك المدعومة بالأصول'' کہا جاتا ہے۔ اس میں صکوک جاری کرنے والا (Originator) اپنا کوئی اثاثہ SPV کو فروخت کرتا ہے، جس کے وہ صکوک بناتا ہے اور مارکیٹ میں ان صکوک کو بیچ دیتا ہے۔ صکوک خریدنے والے جب صکوک خریدتے ہیں تو یہ اس بات کی نمائندگی ہوتی ہے کہ اس اثاثے میں ان صکوک ہولڈرز کی ملکیت آگئی ہے۔ لہذا اس میں اصل مالک (Originator) کی ملکیت اس اثاثے سے ختم ہو جاتی ہے اور SPV کے واسطے سے اثاثے کی ملکیت صکوک ہولڈرز کی طرف منتقل ہو جاتی ہے جسکی بنیاد پر صکوک ہولڈر صکوک کے پشتی اثاثہ جات (underlying asset) کے مکمل طور پر مالک ہو جاتے ہیں۔ ان کے سرمایے اور منافع کی ادائیگی کا سارا دارومدار اس اثاثے سے

حاصل شدہ حقیقی آمدنی پر ہوتا ہے۔ اس صورت میں اگر اثاثہ ضائع ہو جاتا ہے تو یہ صکوک ہولڈرز کا نقصان سمجھا جائے گا۔ نیز ڈیفالٹ کی صورت میں صکوک ہولڈرز کو اصل مالک (Originator) کی طرف رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا، بلکہ ان کا حق صرف اسی اثاثے سے متعلق ہوگا۔[۳۸]

اس قسم میں یہ ضروری ہے کہ واقعی اور قانونی دونوں اعتبار سے صکوک جاری کرنے والے اور صکوک میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے درمیان حقیقی خرید وفروخت کا معاہدہ وجود میں آجائے جسکی بنیاد پر صکوک جاری کرنے والا شخص صکوک کے پشتی اثاثے (Underlying asset) کو اپنی بیلنس شیٹ سمیت حساب کتاب کے دیگر کاغذات میں اپنے ملکیت سے نکال کر صکوک ہولڈرز کی ملکیت کی طرف منتقل کریں۔ اس نوعیت کے صکوک کو ہی اسلامی سیکیوریٹائزیشن کی حقیقی صورت کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اس میں اسلامی اقتصادی نظام کی روح کے مطابق اثاثے کا نفع ونقصان صکوک ہولڈرز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔[۳۹]

ب:۔ Asset Based Sukuk

اس میں قانونی طور پر نہ تو اثاثے کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور نہ ہی اثاثے کی ملکیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے، بلکہ اثاثہ بدستور صکوک جاری کرنے والے کی بیلنس شیٹ پر رہتا ہے۔[۴۰]

اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ جیسا کہ ماقبل میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ Asset-Backed صکوک میں متعلقہ اثاثہ صکوک جاری کرنے والے کی ملکیت سے نکل کر صکوک ہولڈرز کی ملکیت کی طرف منتقل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس انتقال ملکیت میں متعدد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً یہ کہ بعض ممالک کے قوانین میں اس بات کی اجازت نہیں ہوتی ہے کہ سرکاری اثاثہ جات کی ملکیت کسی غیر ملکی شخص یا ادارے کی طرف منتقل کی جائے۔ نیز پہلے اصل مالک سے صکوک ہولڈرز کی طرف انتقال ملکیت، اور پھر صکوک ہولڈرز سے دوبارہ اصل مالک کی طرف انتقال ملکیت میں مکرر ٹیکس کی ادائیگی کا بھی مسئلہ تھا۔ اس کے علاوہ بعض مرتبہ صکوک جاری کرنے والے کے پاس اتنے اثاثے نہیں ہوتے تھے جس کی ملکیت کے وہ صکوک جاری کرے۔ یا وہ اپنے پاس موجود اثاثوں کے صکوک پہلے سے جاری کرچکا ہوتا ہے یا وہ بالکل چاہ ہی نہیں رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اثاثوں سے کلی طور پر دستبردار ہو کر اس کی ملکیت کسی اور شخص کے حوالہ کرے۔ ان مسائل کی وجہ سے Asset-Backed صکوک کے اجراء میں اسلامی مالیاتی اداروں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑا تو شریعہ ماہرین نے ان تمام پریشانیوں کا حل انتفاعی ملکیت (Beneficial Ownership) کی صورت میں ڈھونڈ نکالا کہ قانونی اعتبار سے تو اثاثے کی ملکیت بدستور اصل مالک کے پاس رہے، البتہ اس اثاثے سے فائدہ حاصل کرنے کا حق صکوک ہولڈرز کی طرف منتقل کیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صکوک جاری کرنے والے کے ڈیفالٹر ہونے کی صورت میں صکوک ہولڈرز کو اثاثے پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ اس نوعیت کے صکوک Asset-Based صکوک کہا جاتا ہے اور اسے سب سے پہلے ملائیشیا نے سن 2002 میں جاری کئے تھے۔ اس کے بعد عالمی سطح پر اس نوعیت کے صکوک کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی اور عام طور پر اسی نوعیت کے صکوک کا ہی اجراء کیا جانے لگا۔[۴۱]

3: مخلوط صکوک Hybrid Sukuk

اس قسم کو mixed-asset sukuk اور ‘blended assets’ sukuk بھی کہا جاتا ہے۔
یہ ان صکوک کو کہا جاتا ہے جن صکوک کے اجراء میں ایک سے زیادہ اسٹرکچرز کا استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً ایسے صکوک جن میں استصناع اور مرابحہ یا استصناع اور اجارہ معاملات کا استعمال کیا گیا ہو۔ جیسا کہ ملائیشیا نے 2011 میں 2 بلین امریکی ڈالر کے ''وکالۃ'' صکوک جاری کئے تھے، جن کے پشت پر 52% فیصد حقیقی اور مادی اثاثہ جات تھے جن کے لئے اجارہ کا معاملہ کیا گیا تھا، جبکہ 48% فیصد مختلف جائز اشیاء کے فروخت سے حاصل شدہ قابل وصول ادائیگیوں پر مشتمل تھا، جس کے لئے مرابحہ کا اسٹرکچر استعمال کیا گیا تھا۔[٤٢]
اس کو مندرجہ بالا عنوانات اس لئے دیئے گئے ہیں کہ اس میں درج ذیل تین طرح سے چیزوں کا اختلاط اور آمیزش ہو سکتی ہے۔
(i)۔ یہ کہ اس میں ایکویٹی اور ڈیبٹ دونوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، جس کی بناء پر صکوک ہولڈرز کو یہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے صکوک کو شیئرز میں تبدیل کریں۔
(ii)۔ یہ کہ اس میں مادی (حقیقی وجود رکھنے والے) اور تجریدی (غیر مرئی وجود رکھنے والے) اثاثہ جات کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ صکوک حقیقی اثاثہ جات اور (شرعی طور پر جائز) قابل وصول ادائیگیوں دونوں کو شامل ہے۔
(iii)۔ اس میں ایک ہی عقد میں متعدد شرعی معاملات کو جمع کیا جا سکتا ہے۔[٤٣]
4۔ منفعۃ صکوک (light Sukuk) یعنی وہ صکوک جو کسی اثاثے سے حاصل شدہ منفعت یا کسی مالی حق وغیرہ کی بنیاد پر جاری کئے گئے ہوں، جیسے موبائل کمپنی کی طرف سے ایئر ٹائم کی بنیاد پر جاری کردہ صکوک۔

صکوک جاری کرنے والے (originator) کے اعتبار سے تقسیم:

اس اعتبار سے صکوک کی درج ذیل چار قسمیں ہیں:
1۔ حکومتی صکوک (Sovereign Sukuk)
کیمبرج ڈکشنری میں اس لفظ (Sovereign) کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے:
Having the highest power or being completely independent.[44]
اعلیٰ ترین اختیار رکھنا، یا مکمل طور پر آزاد ہونا۔
اس سے مراد وہ صکوک ہے جنہیں حکومت جاری کرتی ہے۔
2۔ مشابہ حکومتی صکوک: (Quasi Sovereign Sukuk)
اس سے وہ صکوک مراد ہیں جنہیں حکومت براہ راست اور بذات خود جاری نہیں کرتی ہے، بلکہ اس کا مملوکہ کوئی ادارہ اسے جاری کرتا ہے۔
3۔ شراکتی تجارتی کمپنیوں کے صکوک (Corporate Sukuk)

ایسے صکوک جنہیں مشترکہ تجارتی کمپنیاں جاری کرتی ہیں۔ جیسے ایک کمپنی کو سرمایے کی ضرورت ہو تو وہ اپنے اثاثوں میں سے کسی اثاثے کے صکوک بنا کر اسے فروخت کرتی ہے جس کی بناء پر اسے سرمایہ حاصل ہو جاتا ہے۔

4۔ مالیاتی اداروں کے جاری کردہ صکوک (financial institutions' Sukuk) مالیاتی ادارے جیسے بینک وغیرہ بھی بعض اوقات اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے صکوک جاری کرتے ہیں۔

مدت کے اعتبار سے صکوک کی تقسیم:

صکوک کی پختگی اور معیاد کی تکمیل (maturity) کے اعتبار سے صکوک کی دو قسمیں ہیں:

1۔ قلیل المیعادی صکوک (Short Term Sukuk)

جو مختصر مدت کے لئے جاری کئے گئے ہوں، مثلاً ایک مہینہ، تین مہینے، چھ مہینے یا ایک سال کے لئے۔

2۔ طویل المیعادی صکوک (Long Term Sukuk)

جو ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے جاری کئے گئے ہو۔

منافع کی تعیین کے لحاظ سے صکوک کی تقسیم:

صکوک پر حاصل ہونے والے منافع کے متعین ہونے اور نہ ہونے کے لحاظ سے بھی صکوک کی دو قسمیں ہیں:

1۔ متعین منافع والے صکوک (fixed return Suku)

یعنی ایسے صکوک جن میں صکوک ہولڈرز کو حاصل ہونے والی آمدنی متعین اور طے شدہ ہو، جس میں کمی بیشی نہ ہوتی ہو۔ جیسے خرید و فروخت پر مبنی معاملات کے صکوک (Sale Contract Based-Sukuk)

2۔ تغیر پذیر منافع والے صکوک (Variable return)

یعنی ایسے صکوک جن میں صکوک ہولڈرز کو حاصل ہونے والی آمدنی متعین نہ ہو، بلکہ وہ تغیر پذیر ہو۔ جیسے Asset-Backed صکوک جہاں صکوک ہولڈرز کو اتنی ہی آمدنی حاصل ہوتی ہے جو صکوک کے پشتی اثاثے (Underlying Asset) سے حقیقی طور پر حاصل ہوئی ہو۔

خلاصہ کلام:

صکوک مختلف النوع فوائد کے حامل ہونے کی بناء پر معاصر اسلامی مالیاتی سسٹم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ قدیم اسلامی لٹریچر میں اگرچہ صکوک اور صکاک کا تذکرہ ملتا ہے لیکن اس کا معاصر صکوک سے بالکل بھی تعلق نہیں ہے۔ نیز مقالہ ہذا میں صکوک کی تعریف واقسام ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ صکوک کی اہمیت وضرورت اور معاشی ترقی میں صکوک کے کردار پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ صکوک جن خصوصیات کے حامل ہیں وہ خصوصیات نہ تو مروجہ سودی بانڈز میں پائی جاتی ہیں اور نہ ہی کسی اور سودی یا اسلامی پروڈکٹس میں۔ یہی وجہ ہے کہ صکوک کے اجراء کے سلسلے میں عالمی سطح پر مسلم وغیر مسلم ممالک میں کافی پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ابن منظور الافریقی، محمد بن مکرم بن علی لسان العرب، الناشر: دار صادر — بیروت، الثالثة-1414ه، ج ۱۰ ص ۴۵۷.
Aib̊n man̉ẓūr ạl̊ạf̊rīqīĩ , muḥamãd b̊n mkrm b̊n ali, lisān ạl arab , Publisher: dāru ṣādir – baẙrūt , 3rd edition - 1414h , v10 p 457.

[2] النیسابوري الخرکوشي، عبدالملک بن محمد، شرف المصطفی، دار البشائر الاسلامیة — مکة، الأولی-1424ھ، ج ۴، ص ۲۲۰.
Alnĩysābūṟī ạlkẖrkwsẖi , ab̊d ạl̊malik b̊n muḥamãd, sẖaraf ạl̊muṣ̊ṭafa, Publisher: dār ạlbsẖạẙr ạl̊ạị̊slāmīãť – makka , 1st edition - 1424 H ,v4 , P 220.

[3] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، رقم الحدیث: 40-(1528) ج ۳، ص ۱۱۶۲۔
Muṣ̊lim b̊n ạl̊ḥujãạj, ṣaḥīḥ Muṣ̊lim , kitāb ạl̊buywi, bāb baṭalāni baẙʿ ạl̊mabīi qab̊la ạl̊qab̊ḍi , Hadith No: 40 -(1528) V3 ,P: 1162 .

[4] النووي، أبوزکریا یحیی، شرح النووي علی مسلم، دار احیاء التراث العربي — بیروت، الثانیة، 1392، ج10 ص171.
Alnãwawī, ạảbū zakarīãạ yaḥ̊yay̱ , sẖaraḥ ạlnãwawīũ alay̱ muṣ̊lim , dār ạịḥ̊y ạltũrāṯẖi ạl arabī– baẙrūt , 2nd edition, 139̄2 ,V10, P 171.

[5] کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الوحید، اشاعت اول، جون ۲۰۰۱، ص ۹۳۳.
Kiranwi, waheed uzzaman, Al-Qamoos –ul- Waheed, Islamiat Lahor,1st edition2001, P 933

[6] لسان العرب، حوالہ بالا، ج ۱۰، ص ۴۵۶۔
lisān ạl arab,ibid, Vol: 10, Page: 456.

[7] [الذاریات: ۲۹] [ạldẖãạṛīãti: 29]

[8] عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، متکبہ معارف القرآن کراچی، اشاعت اول، ص ۱۶۰۷۔
Utẖmạni, mfti muḥammãd Taqi, Asan Trjma Qur̊ận, mak̊tabah maārif Al̊qur̊ận Karạcẖi , 1st edition , P 1607-

[9] الفیروزآبادي، مجد الدین محمد، القاموس المحیط، مؤسسة الرسالة، بیروت، الثامنة، 1426ھ.2005، ج1، ص946۔
Al̊faẙrūzabād,Maj̊dudeen, Muḥammãdu, Al-Qāmūl Al̊muḥīṭ, mūảsãsaẗa ạlrĩsālaẗ, Baẙrūt , 8th edition1426- ٢٠٠٥ , V1 ,P 946.

[10] المجلس الشرعي، المعاییر الشرعیة،، الناشر AAOIFI، المنامة بحرین: ۲۰۱۰، ص: ۲۳۸،
Sharia'a Board, Sharia'a Standards, Publishr: AAOIFI, Manama Bahrain P:٢٣٨

[11] محمد ایوب، اسلامی مالیات، اسلامی بینکاری: اصول اور تطبیق، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت اول ۲۰۱۰، ص ۲۷۴.
Muhammad Ayyob, Islami Maliat, Islami Bankari, Riphah Center of Islamic Buseness, Ripha International Universrity Islamabad, 1st edtion 2010, Page: 274.

[12] جیسا کہ ماقبل میں صحیح مسلم کے حوالے سے ذکر کردہ عبارت میں اس کی صراحت تھی۔
As it was clearly mention in the Hadith queted hereby from Saheh Muslm.

[13] COMCEC، The Role of Sukuk in Islamic Capital Market, COMCEC coordination office Feb: 2018 Ankara, TURKEY, page: 9

[14] Abubakar AbdulHameed, Application of Sharia Principals of Legal And Beneficial Ownership in Debt Bsed Sukuk, International Islamic University MalaysiaMay 2015, page 22.

[۱۵] عثمانی، ڈاکٹر عمران اشرف، شرکت و مضاربت عصر حاضر میں، مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع جدید 1999، ص: 450
Uthmani, Dr.Imran Ashraf, Shirkat wa Mudharabt Asr e Hazir me, Maktaba Ma'arif ul Qura'an, Karachi Neww edition 1999, P: 450.

[16] Abubakar AbdulHameed, ibid, 2015, page 22.

[17] العمراني، د. عبد الله بن محمد، والسحيباني، د. محمد بن إبراهيم، التصكيك في الأسواق المالية الإسلامية، حالة صكوك الإجارة، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، الناشر كرسي سابک لدراسات الأسواق المالية الإسلامية، الرياض سنة ۱۴۳۴، ص ۴.
Al-umrani & Al-Suhibani, Al-Taskeek fi alAswaq –el- Maliyat -el- Islamiat, Leased Sukuk Case, Imam Muhammd bin Sauod University, Sabic Chair, Riadh, 1434, P:4.
[18] Abubakar AbdulHameed, ibid 2015, page 22.

[۱۹] المعايير الشرعية، حوالہ بالا، صکوک الاستثمار، ص ۴۸۶،
Sharia'a Standards, ibid, Investment Sukuk Standrd, page: 486.

[20] ڈاکٹر محمد ایوب، اسلامی مالیات، حوالہ بالا، ص ۵۱۳
Dr. Muhammad Ayyob, ibid, page: 513

[21] Mohamad Zaid Mohd Zin & Others, The Effectiveness of Sukuk in Islamic Finance Market, Australian Journal of Basic and Applied Sciences, 5(12) *2011*, page: *475*.
[22] Abubakar AbdulHameed, ibid, 2015, page 2٦.
[23] Salman Ahmad Shaikh, Sukuk Market in Pakistan Set for Take-Off, https://islamiceconomicsproject.wordpress.com/ retrivated on June 9, 2014.
[24] Report prepared by Bank Negara Malaysia, 2016 GLOBAL SUKUK MARKET, A RECORD YEAR FOR CORPORATE ISSUANCE, publishef in 2017, page3.
[25] COMCEC, The Role of Sukuk in Islamic Capital Markets , February 2018, COMCEC coordination office, Ankara, TURKEY page 5-6
[26] COMCEC, The Role of Sukuk in Islamic Capital Markets , February 2018, COMCEC COORDINATION OFFICE, Ankara, TURKEY page 5-6
[27] International Islamic Financial Market, IIFM SUKUK REPORTAPRIL 2018 | 7TH EDITION, A Comprehensive Study of the GLOBAL SUKUK MARKET, (Bahrain: IIFM, 7th Edition), page ٥٧.
[28] International Islamic Financial Market, IIFM SUKUK REPORT APRIL 2018 | 7TH EDITION, A Comprehensive Study of the GLOBAL SUKUK MARKET, (Bahrain: IIFM, 7th Edition), page24.
[29] COMCEC, The Role of Sukuk in Islamic Capital Markets , February 2018, COMCEC COORDINATION OFFICE, Ankara, TURKEY page 5-6

[۳۰] عثماني، المفتي محمد تقي، الصكوك وتطبيقاتها المعاصرة، ورقة مقدمة إلى الدورة العشرين لمؤتمر مجمع الفقه الإسلامي، ۲۰۰۷.
Uthmani, Mufti Muhammad Taqi, Research Paper presented in 20th round of Islmic Fiqh Academy, August 2007.

[31] Abubakar AbdulHameed, ibid, page ١.

[32] القره داغي، د. علي محيي الدين، الصكوک السيادية بين بيع العين وبيع حق الانتفاع، بحث قدم في المؤتمر العالمي الحادي عشر لعلماء الشريعة في المالية الإسلامية، كوالالمبور نومبر ۲۰۱۶، ص: ۴..
Al-Qara Daghi, Dr. Ali, al-Sukuk -ul- Siyyadiyat, research paper presented in 11th international conference for Shari'a Schlars, Malysia 2016, p:4.

[33] عثماني، المفتي محمد تقي، الصكوک وتطبيقاتها المعاصرة، حوالہ بالا، ص ۳
Usmani, Mufti Muhammd Taqi, Alsukuk, ibid, page:3.

[34] محمد ایوب، اسلامی مالیات، حوالہ بالا، ص ۵۱۸

Dr. M Ayyob, ibid, page: 518.

[35] زاهر علی محمد، التصکیک ودوره فی تطویر سوق مالیة إسلامیة، دار عماد الدین، عمان، الطبعة الأولی، 2009 ، ص-200. 197
Zahir, Ali Muhammd, Securitaisation and its role in the development of Islamic Capital Market, Dar Imad deen, Oman, 2009, page: 197-200.

[36] أمل علی وغیرها، الصکوک الإسلامیة کأداة للتمویل وأثرها علی النمو الاقتصادی، المرکز الدیمقراطی العربی 2018، ص 24.
Amal Ali & others, Islamic Sukuk as Instrument for financisng and its impact on financial growth, al-markz demoqrati Arabi, 2018, p:24.

[37] أ. أمل علی، الصکوک الإسلامیۃ کأداۃ للتمویل وأثرھا علی النموالا قتصادی، حوالہ بالا۔
Amal Ali & others, Islamic Sukuk, ibid.

[38] Islamic Financial Services Board (IFSB), The Capital Adequacy Requirements for Sukuk, Securitisations and Real Estate Investment, (January 2009) website: https://www.ifsb.org/download.php?id=4363&lang=English&pg=/published.php

[39] Rafisah Mat Radzi, Evolution in the Sukuk (Islamic Bonds) Structure: How do Market Demands and Shariah (Islamic Law) Solutions Shape Them? Journal of Islamic Banking and Finance June 2018, Vol. 6, No. 1, pp. 20.

[40] Hidayat, Sultan Emir, 'A Comparative Analysis between Asset Based and Asset Backed *Sukuk*: Which one is more Shariah compliant?' *International SAMANM Journal of Finance and Accounting* July 2013, Vol. 1, No. 2, pp. 24- 30, Available online at: http://www.samanmjournals.org/wp-content/uploads/A-COMPARATIVE-ANALYSIS-BETWEEN-ASSET-BASED-VS-ASSET-BACKED-*SUKUK*-WHICH-ONE-IS-MORE-SHARIAH-COMPLIANT.pdf

[41] Rafisah Mat Radzi, Evolution in the Sukuk (Islamic Bonds) Structure: How do Market Demands and Shariah (Islamic Law) Solutions Shape Them? Journal of Islamic Banking and Finance June 2018, Vol. 6, No. 1, pp. 21.

[42] https://iq.islamicmarkets.com/sukuk/wakala-global-sukuk-berhad-4-646-06-jul-2021

[43] Abubakar Abdulhameed Abdullahi, Application of Sharia Principles of Legal and Beneficial Ownership in Debt-Based Sukuk, Kulliya Of Law International Islamic University Malysia, May 2015, page 59.

[44] Cambridge Advanced Learner's Dictionary, 3rd Edition, have taken from a database computer softwear.